Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
فی پرچہ ۱؍
المصلح
جمعرات
۵ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ
ایڈیٹر۔ عبدالقادر بی۔ اے
جلد ۶ | ۱۵ اخاء ۱۳۳۲ھ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۶۵

مصری اور برطانوی نمائندوں کی آئندہ ملاقات فیصلہ کن ہوگی

مصری وزیر خارجہ سے امریکی سفیر مقیم قاہرہ کی ملاقات

قاہرہ ۱۴ اکتوبر۔ قومی راہنمائی کے مصری وزیر میجر صالح سلیم نے کہا ہے۔ علاقہ سویز کے مستقبل کے بارے میں برطانوی اور مصری نمائندوں کی اگلی ملاقات فیصلہ کن ہوگی۔ یہ ملاقات غالباً آئندہ ہفتہ یا پیر کو ہونی قرار پائی ہے۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس ملاقات میں مذاکرات کے متعلق فیصلہ کن روش اختیار کی جائے گی۔ کل امریکی سفیر مقیم قاہرہ مسٹر جیفرسن کیفرے نے مصر کے وزیر خارجہ محمود فوزی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ متنازعہ فیہ امور کے بارے میں تصفیہ ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں اگلی ملاقات نہایت اہم ہوگی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۴ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ مکرم مولوی محمد سعید صاحب مبلغ برونیو جمعہ کے روز ۱۶ اکتوبر کو جناب ایکسپریس سے ربوہ روانہ ہو گئے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نیویارک پہنچ گئے

نیویارک ۱۴ اکتوبر۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے نیویارک واپس پہنچ کر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی قیادت سنبھال لی ہے۔

بین الاقوامی نظم و نسق کا مطالبہ

نیویارک ۱۴ اکتوبر۔ روس نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے اپیل کی ہے کہ ٹریسٹ کے آزاد علاقے میں پھر بین الاقوامی نظم و نسق قائم کیا جائے۔

ادب کا نوبل پرائز مسٹر چرچل کو ملیگا

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ نوبل پرائز کمیٹی نے اس سال ادب کا "نوبل پرائز" برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ ان کی اس کتاب کی بنا پر کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے دوسری عالمگیر جنگ کے بارے میں لکھی ہے۔ کمیٹی کے اس فیصلے کا آج باقاعدہ اعلان کر دیا جائے گا۔

اقوام متحدہ میں مصر روسی تجویز کی حمایت کرے گا

نیویارک ۱۴ اکتوبر۔ مصر نے اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ میں بیک وقت ۱۴ ملکوں کی شمولیت کے متعلق روس نے جو تجویز پیش کی ہوئی ہے۔ مصر اس کی بخوشی حمایت کرے گا۔ مصر کے نمائندے ڈاکٹر احمد سلطان نے کل مصر کے اس فیصلے کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ مصر نے اسی قسم کی ایک روسی تجویز کی پہلے بھی حمایت کی تھی۔

ڈاکٹر مصدق کے صاحبزادے رہا کر دیئے گئے

تہران ۱۶ اکتوبر۔ حکومت ایران نے ڈاکٹر مصدق کے صاحبزادے احمد مصدق کو رہا کر دیا ہے انہیں گزشتہ اتوار کو گرفتار کیا گیا تھا۔

پاکستان کا دستور قرارداد مقاصد اور اسلامی اصولوں کے مطابق بنایا جائیگا

بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر بحث — مسٹر نورالامین کی تقریر

کراچی ۱۴ اکتوبر آج صبح مجلس دستور ساز میں وزیر اعظم مشرقی بنگال مسٹر نورالامین نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ بنیادی اصولوں کی رپورٹ میں اب کوئی ایسی تبدیلی نہیں کرنی چاہیئے جس سے قیام پاکستان کی غرض اور ملک کے استحکام کو خطرہ پیدا ہو جائے — مسٹر نورالامین نے اپنی تقریر میں ان اعتراضات کا جواب دیا۔ جو اس رپورٹ پر ایوان میں کئے گئے ہیں آپ نے کہا میں یہ نہیں کہتا کہ یہ رپورٹ اب ایک آخری دستاویز ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی کی گنجائش نہیں۔ لیکن یہ تبدیلی بعض جزئیات میں تو ہو سکتی ہے لیکن اگر بنیادی امور میں تبدیلی کرنے کی کوشش کی گئی تو یہ امر ان وعدوں کے خلاف ہوگا جن کی بنا پر قیام پاکستان کی تحریک شروع ہوئی تھی۔ آپ نے کہا۔ بنیادی اصولوں کی رپورٹ میں قرارداد مقاصد کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ دراصل پاکستان کا مطالبہ ہی اس لئے کیا گیا تھا۔ کہ اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھ کر ایک آزاد اسلامی مملکت قائم کی جائے۔ لہذا اب اسلامی اصولوں کو بہر حال مدنظر رکھا جائیگا۔ آپ نے کہا۔ پاکستان کی تجربہ گاہ میں اسلامی اصولوں کا عملی تجربہ نہ صرف پاکستان بلکہ ساری دنیا کے لئے فائدہ کا موجب ہوگا۔ مجلس دستور ساز کا اجلاس ۱۹ اکتوبر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

پاکستان سے برآمد ہونے والی اشیا کی قیمتوں میں معتدبہ اضافہ

کپاس کی قیمت ۹ روپے فی گانٹھ زیادہ ہوگئی

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ پاکستان سے برآمد ہونے والی اشیا کی قیمتوں میں اب خاصہ اضافہ ہو گیا ہے۔ جن اشیا کی قیمتیں بڑھی ہیں ان میں پٹ سن کپاس اور اون خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس سال اپریل سے جون تک کے عرصہ میں پٹ سن وغیرہ کی قیمتیں اتنی کم ہو گئی تھیں کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھیں۔ لیکن جولائی سے قیمتیں بڑھنے لگیں۔ اور اگست کے اختتام تک ان میں خاصہ اضافہ ہو گیا۔ کپاس کی قیمت میں ۹ روپے فی گانٹھ اضافہ ہوا ہے۔ اس طرح پٹ سن اور اون کی قیمتوں پر بھی خوشگوار اثر پڑا ہے البتہ چائے کی قیمت گر رہی ہے۔ پاکستان میں پٹ سن سے بنی ہوئی جو اشیاء استعمال ہوتی ہیں۔ ان میں سے ۸۵ فیصدی ملک میں ہی تیار کر لی جاتی ہیں۔ پاکستان میں ایک لاکھ ۲۲ ہزار گانٹھ تیار مال کی کھپت ہے۔ اس میں سے اب ایک لاکھ تین ہزار گانٹھ مال خود پاکستان میں ہی تیار ہوتا ہے۔ پچھلے سال حکومت نے پٹ سن کے بنے ہوئے مال کی درآمد پر پابندی لگا دی تھی۔

شیخ کویت تخت سے دستبردار نہیں ہونگے

کویت ۱۴ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شیخ عبداللہ سلیم صباغ نے کویت سے دستبردار ہونے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ تاکہ انہیں ملکی افواج کے سربراہ شیخ عبداللہ المبارک کی مخالفت مول نہ لینی پڑے۔ عبداللہ المبارک ان کے چچا بھی ہیں۔ پچھلے دنوں جب شیخ نے تخت سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ تو ان کا خاندان دو گروپوں میں تقسیم ہو گیا۔ اور ہر گروپ اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس سلسلے میں افراد خاندان کی جو کونسل بنائی گئی تھی۔ وہ دونوں کے درمیان تصفیہ کرانے میں ناکام رہی۔ اس پر شیخ عبداللہ سلیم صباغ نے دستبردار ہونے کا ارادہ ترک کر دیا۔ عراق اور کویت کی سرحد پر خونریزی اور فساد کی خبریں پھیل گئی تھیں۔ کل ان کی سرکاری طور پر تردید کر دی گئی ہے۔

... نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔ آپ جنرل اسمبلی میں شریک ہونیوالے برمی وفد کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔

سابق برمی سفیر کراچی میں

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ او بے کن جو پہلے پاکستان میں برما کے سفیر رہ چکے ہیں۔ کل دو ہفتہ کے دورے پر کراچی پہنچے ہیں۔ وہ آجکل بنکاک میں برما کے سفیر ہیں۔ آپ اس ماہ کے آخر میں

پنجاب میں ۲۵ اشیا کی انتہائی قیمتیں مقرر کر دی گئیں

لاہور۔ ۱۵ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے روزمرہ میں استعمال آنے والی ۲۵ درآمدی اشیاء کو ضروری اشیاء قرار دے دیا ہے۔ اور ان کی انتہائی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ ان اشیا میں سلائی کی مشینیں۔ سٹینشنری کا سامان۔ چائے۔ صابن۔ بوٹ پالش۔ سر کے تیل کیمرہ کا سامان۔ سپورٹس کا سامان۔ چشمے اور بنیانیں وغیرہ شامل ہیں۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۵/اخاء ۱۳۳۲ھ

تبلیغِ اسلام

پچھلے دنوں کراچی میں "جمعیت الفلاح" کا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی افتتاحی تقریر مولوی تمیز الدین صدر قانون ساز اسمبلی نے فرمائی جس میں آپ نے شروع میں جمعیت کا تعارف اور اسکے قیام کا اصل مقصد مختصر الفاظ میں بیان کیا کہ

"جمعیت الفلاح ایک رجسٹری شدہ رفاہی انجمن ہے۔ یہ ایک غیر سیاسی اور غیر سرکاری جماعت ہے۔ جس کا اصل مقصد اسلام کی خدمت ہے یہ خدمت دراصل کل بنی نوع انسان کی خدمت ہے۔"

آپ نے اپنی تقریر میں انسانیت کی موجودہ تباہ حالت اور اس کا واحد علاج اسلامی تعلیم کو بتلاتے ہوئے فرمایا کہ

"اب سوال یہ ہے کہ انسانیت کو کس طرح اس یقینی علاج یعنی اسلام کے اصولوں کو اختیار کرنے کی ترغیب دی جائے۔ یہ کام یقیناً آسان نہیں ہے۔ اس کے لئے تعصب کی مضبوط دیوار کو گرانا جہالت کے پردوں کو اٹھانا۔ اور اس علاج کی تاثیر کو دکھانا پڑے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک باقاعدہ مہم چلائی جائے۔ یہ ایک عالمی مسئلہ ہے۔ اس لئے یہ مہمیں تمام عالم میں چلائی جانا چاہئیں۔ دنیا کا کونہ کونہ چھان ڈالا جائے اور جہالت کو دور کیا جائے۔ یہ ذمہ داری ان لوگوں کی ہے جو مسلمان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ہر اسلامی ملک اور درحقیقت تمام مسلمان بلالحاظ اسکے کہ وہ کہاں کے رہنے والے ہیں اس ذمہ داری میں شریک ہیں۔ اسلام کے ماننے والے اگرچہ بعض ملکوں میں زیادہ تعداد میں جمع ہوگئے ہیں۔ تاہم خوش قسمتی سے وہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے اگر وہ اس ذمہ داری کو سمجھ جائیں۔ تو یہ مہم آسانی سے عالمی بنیاد پر چلائی جا سکتی ہے۔"

اس کے بعد آپ نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اس وقت مسلمان خود کس تباہی میں گرفتار ہیں۔

"سوال یہ ہے کہ کیا اس ذمہ داری کا جذبہ مسلم برادری میں کافی حد تک پیدا کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ عالم اسلام مدتوں کی نیند کے بعد بیدار ہوگیا ہے۔ مگر ابھی تک نیند کا خمار باقی ہے۔ اور اس کی آنکھیں ایک غیر ملکی تہذیب کی چمک دمک سے خیرہ ہو رہی ہیں۔ اور اس کی وجہ سے وہ اس مصنوعی چمک دمک میں چھپی ہوئی خرابیوں کو نہیں دیکھ سکتیں۔ اپنی اس عجیب حالت میں اس نے اس چھلاوہ جیسی چیز کے پیچھے چلنا شروع کر دیا ہے۔ اور یہ بالکل بھول گیا ہے کہ اصل روشنی جو اسے اور باقی دنیا کو ایک شاندار منزل پر پہونچا سکتی ہے۔ وہ خود اس کے اپنے گھر یعنی اسلام میں چھپی ہوئی ہے۔"

اس کے بعد آپ نے ان تدابیر کا مختصر ذکر فرمایا ہے۔ جو دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے اس وقت ضروری ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اب ہمیں اس بات پر غور کرنا ہے کہ تبلیغ اسلام کے لئے کن تدابیر کی ضرورت ہے مقصد یہ ہے کہ دنیا کے موجودہ مسائل کی روشنی میں اسلام کے اصولوں کی تشریح کی جائے۔ دنیا کو اسلام کا پیغام پہونچانے کے لئے ایسے مبلغوں کی ضرورت ہے۔ جو علمی اور روحانی اعتبار سے پوری طرح اسکے اہل ہوں۔ یہ کام تبلیغ کا ایک باقاعدہ ادارہ ہی اچھی طرح انجام دے سکتا ہے۔"

مولوی تمیز الدین صاحب کی تقریر کے ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک باقاعدہ ادارے کی ضرورت ہے۔ اور یہ ادارہ سیاست سے الگ ہونا چاہیئے اس ادارہ کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ لٹریچر اور مبلغین کے ذریعہ دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچائے مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں اس بات کو بھی واضح فرمایا ہے۔ کہ یہ کام کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے انہوں نے فرمایا کہ

"یہ کہنا غلط ہے کہ تبلیغ اسلام کے ادارے دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہیں۔ البتہ اس سلسلہ میں مختلف ادارے جو کام کر رہے ہیں۔ وہ اس مسئلہ کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے بہت کم ہے۔ اور نہ ہی اس کا معیار بلند ہے۔ مزید برآں ربط و ہم آہنگی کا بھی فقدان ہے۔ عرصہ دراز سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ ان نقائص کو دور کیا جائے۔

جمعیت الفلاح کے قیام کا بڑا مقصد یہی ہے۔ کہ وہ جو کچھ اس سلسلہ میں کر سکتی ہے کرے گو اس کے وسائل بہت محدود ہیں۔ اور یہ اس قابل نہیں ہے کہ ابھی کوئی بڑا کام کر سکے۔"

جہاں تک مولوی تمیز الدین صاحب کی تقریر کا تعلق ہے۔ یہ بے شک مختصر مگر مفید ہے۔ آپ نے تبلیغ اسلام کی ضرورت اور اسکے ایک ادارے کے قیام کی ضرورت کو واضح کیا ہے۔ اور آپ نے جیسا کہ اوپر کے حوالے سے معلوم ہوتا ہے اس بات کو بھی کنایۃً تسلیم کر لیا ہے۔ کہ دنیا میں تبلیغ اسلام کے ادارے پہلے بھی موجود ہیں۔ اگرچہ آپ کے خیال میں ان کا کام اس مسئلہ کی اہمیت کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ ان اداروں کا معیار بلند نہیں۔ اور نہ ان میں ربط و ہم آہنگی ہے۔

یہ درست ہے کہ تبلیغ اسلام کا کام جتنا کہ اس کی اس وقت ضرورت ہے مسلمان نہیں کر رہے۔ اور جیسا کہ مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے۔ اگر تمام دنیا کے مسلمان اس طرف متوجہ ہو جائیں۔ تو تبلیغ اسلام کی مہم عالمی بنیاد پر چلائی جا سکتی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے ہمیشہ مسلمانوں کے سامنے اس بات کو پیش کیا ہے۔ کہ وہ دنیا کو اسلام کا پیغام پہونچانے کے لئے نکلیں۔ اور آج جبکہ مغربی تہذیب کی وجہ سے تمام دنیا دوراہے پر کھڑی ہوگئی ہے۔ اور اسکو دوسرے نامکمل مذاہب متسلی نہیں کر سکتے۔ اسلام کی صحیح تعلیم ان کے سامنے رکھی جائے۔ اور ان کو بتایا جائے۔ کہ دنیوی زندگی کا بہترین حل کس طرح اسلام پیش کرتا ہے۔ یقیناً دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اس کام کی سخت ضرورت ہے۔ مگر افسوس ہے جیسا کہ مولوی صاحب کی تقریر سے واضح ہوتا ہے۔ مسلمانوں نے اس طرف کان نہیں دھرا۔ اور بجائے اس حقیقی کام کے ان کے لیڈر انہیں اور ہی گتھیوں میں الجھائے چلے آئے ہیں۔ بلکہ اس کام کے راستہ میں روک بنتے رہے ہیں۔

سادہ زندگی

پرسوں ہم نے اسی عنوان سے چند معروضات پیش کی تھیں۔ اور عرض کیا تھا کہ اگر ہمارے ملک کے لوگ اپنی زندگیوں کو صحیح مفہوم میں "سادہ زندگیاں" بنالیں۔ تو اس سے نہ صرف فرد کی ہی معاشی حالت سنبھل جائے گی۔ بلکہ نتیجۃً اس سے قوم اور ملک کی اقتصادی حالت بھی مضبوط تر ہو جائے گی۔ اور خصوصاً موجودہ معاشی حالات جبکہ ہمیں درآمد اور برآمدی تجارت کے توازن میں مشکل محسوس ہو رہی ہے ٹھیک ہو جائیں گے۔ اور عالمی منڈیوں میں ملک کی ساکھ بڑھ جائے گی۔ اسی طرح یہ بھی عرض کیا تھا۔ کہ اس امر کی تلقین دراصل خود اسلام نے کی ہے۔ اسے سادگی ہی پسند ہے۔ اور وہ اپنے ماننے والوں کے تمام کردار میں اسی کی جھلک دیکھنا چاہتا ہے۔

تحریک جدید کے اجرا کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی فلاح و بہبود اور آئندہ ترقی کے لئے جماعت کے سامنے جو اصولی مطالبات رکھے۔ اور جن کی تکمیل اور تعمیل کو جماعت کے افراد کے لئے لازمی اور ضروری قرار دیا۔ ان میں سب سے پہلی اور بنیادی اور ہمہ گیر چیز یہی "سادہ زندگی" ہی تھی۔ اس زمانے میں حضور نے اپنے متواتر خطبات اور تقاریر کے ذریعہ جماعت کے لوگوں کو اس امر کی ہدایت و تاکید فرمائی۔ کہ وہ اپنی زندگیوں کو صحابہؓ کی سی زندگیاں بنائیں۔ سادہ زندگی کی عادت ڈالیں۔ اور مغرب و مشرق کے بُرے تمدن کے اثرات سے علیحدہ رہیں۔ اور پھر آپ نے خوراک۔ لباس آرائش و تفریح کے سامان اور بعض رسموں وغیرہ کے متعلق تفصیلاً ہدایت دیں۔ مثلاً سوائے بعض طبعی اور لازمی استثناؤں کے ایک سالن اور ایک ہی کھانے کے استعمال کے لئے فرمایا دعوتوں اور ضیافتوں پر پابندی لگائی۔ عورتوں کو گوٹہ کناری۔ فیتہ اور دیگر ایسے فضول اضافوں کی ممانعت کی۔ کپڑوں کی غیر ضروری تعداد آرائش و زیبائش کے سامان۔ اور ایسے تمام زائد اخراجات کو ناپسند فرمایا۔ زیورات کی کثرت اور اس طرح ملک کی جو دولت بند رہتی ہے اسے بُرا کہا۔ تفریح تماشے۔ سینما اور تھیٹر جن سے اخلاق وقت اور مال سب کی تباہی ہے اس سے روکا۔ شادی بیاہ کی ہندوانہ تمدن کی رسموں پر نام و نمود اور فخر و ریا کے لئے بڑھ چڑھ کر مہر مقرر کرنے اور جہیز دینے اور اس کی نمائش سے باز رکھا۔ تعلیمی اور طبی اخراجات کو صرف مناسب حد تک رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ حتےٰ کہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں سادگی کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر فرمایا کہ "سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں۔ بلکہ دراصل دنیا کے امن کی بنیاد اسی پر ہے۔"

حضور پرنور کا یہ ارشاد سو فیصدی حقیقت کا حامل ہے۔ اور دنیا کا ماضی و حال اس کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

بیعت کی حقیقت

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

بیعت کے معنے

"بیعت کے معنے بیچنے کے ہیں۔ جب مومن بیعت کرتا ہے۔ تو اپنی جان ۔ مال کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں آتا ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ تحقیق وہ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ وہ دراصل اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر اس لئے بیعت کے وقت وہ رسول سے نہیں۔ بلکہ خدا سے اقرار کرتا ہے۔ کہ اب میں نے اپنی جان کو بیچ دیا۔ ان انعاموں کے بدلے جو اللہ نے مومنوں کے لئے رکھے ہیں۔ یعنی ہمیشہ کی زندگی اور جنت۔ جب انسان اپنی چھوٹی سی چیز بیچتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں زیادہ دام اس کو مل جائیں۔ تو ایسے سودے کو کبھی واپس کرنا نہیں چاہتا۔ سو تھوڑی سی زندگی کے بدلے اگر ہمیشہ کی زندگی اور جنت مل جائے۔ تو اس سے اچھا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور کوئی عقلمند کبھی ایسے سودے کو واپس کرنا پسند نہ کرے گا۔ انسان کی جان یوں بھی تو بے حد خطرات میں ہے۔ بیعت کے وقت وہ اس کو اپنے مالک حقیقی کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور اس کے بدلے میں ہمیشگی کی زندگی کا امیدوار ہو جاتا ہے۔

بہت سے لوگ سستے سودے کے لئے بڑی بڑی محنتیں برداشت کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات جانیں بھی ضائع کر دیتے ہیں۔ مگر کئی ہیں۔ جو بیعت جیسے مفید سودے کی پروا نہیں کرتے۔ اور ان کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ کہ یہ سودا ٹوٹ جاتا ہے۔ جو شخص بیعت کرتا ہے۔ اور پھر بے پروا ہو جاتا ہے۔ اور اس سودے کے متعلقہ معاہدات کی پروا نہیں کرتا۔ گویا وہ اپنے سودے کو واپس کرتا ہے۔ اور جو بیعت کو واپس کرتا ہے۔ وہ جنت کو واپس کرتا ہے۔ بیعت میں انسان کھوتا کیا ہے۔ جان اسکی اس کے پاس رہتی ہے۔ وہ اپنی روزی کماتا اور اپنے بال بچے پر خرچ کرتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی دکان سے برتن خرید لے۔ اور دام دینے کے بعد وہ برتن دوکاندار کے ہی سپرد کر دے۔ کہ تم ہی اپنے پاس رکھو۔ اور استعمال کرو۔ کبھی ضرورت کے وقت اس سے مانگ لے۔ اب اگر وہ برتن دینے سے انکار کرے۔ تو کیا وہ داموں کا مستحق ہو سکتا ہے۔ ایک شخص نے کسی کے ہاتھ جان بوجھ کر ناقص کپڑا فروخت کیا۔ جب وہ لیکر چلا گیا۔ تو اس کو خیال ہوا۔ کہ اس تھان میں سوراخ تھا اس کا دل ڈرا۔ اور خریدنے والے کے پیچھے بھاگا۔ اور کہا کہ میاں ذرا ٹھیرو۔ جو کپڑا تم نے خرید کیا ہے۔ اس میں سوراخ ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ کوئی حرج نہیں۔ میرے روپے بھی سارے کے سارے کھوٹے ہیں۔ سو جو کھوٹی چیز فروخت کرتا ہے۔ اس کو کھوٹے دام ملتے ہیں۔ اسی طرح بیعت کرنے والوں کا حال ہے۔ اگر وہ جان مال سے گریز کرتا ہے۔ تو وہ جنت کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ وہ سچے داموں کا مستحق تبھی ہے۔ کہ اپنے بیعت کے سودے کو کھرا بنا دے۔ اگر کھوٹا سودا پیش کرتا ہے۔ تو دام بھی کھوٹے ملیں گے۔ جو دوزخ ہے۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بیعت کرنے کے بعد بیعت کرنے والے کا سب سے بڑا تعلق اسی سے ہوگا۔ جس سے اس نے بیعت کی ہے۔ جان ۔ مال ۔ بیوی ۔ بچے اور دوسرے رشتہ دار کوئی بھی اس میں حائل نہیں ہو سکتے۔ یہی ایک بات تھی۔ کہ جس نے صحابہ رضؓ کو رضی اللہ کے الفاظ کا مستحق بنا دیا۔ انہوں نے بیعت کی۔ اور انجام تک نبھایا۔ ایک صحابی تھے۔ وہ چاہتے تھے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی جگہ پر رہیں۔ اور میں آگے بھی لڑوں اور پیچھے بھی۔ اور دائیں بھی اور بائیں بھی۔ گویا ان کا دل برداشت نہیں کرتا تھا۔ کہ آپ کے کوئی کانٹا بھی چبھے۔ اور ایک صحابی کا ذکر ہے۔ کہ ایک جنگ میں ایک دشمن (جو پہلے کئی ایک صحابہؓ کو شہید کر چکا تھا) کے مقابلہ پر نکلے۔ اور پھر جلد ہی واپس لوٹ آئے۔ ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ موت سے ڈرتے ہیں۔ جواب دیا۔ کہ نہیں۔ موت سے نہیں ڈرتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آج اتفاقاً میرے بدن پر دو زرہیں تھیں۔ مجھے خیال ہوا۔ کہ دو زرہوں کا پہننا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ گویا میں موت سے ڈرتا ہوں۔ اس لئے میں واپس لوٹ کر دونوں زرہیں اتار کر چلا ہوں۔ چنانچہ آپ گئے۔ اور کافر کو قتل کر ڈالا۔ ایک اور صحابی تھے۔ ایک جنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکیلے رہ گئے تھے۔ اور دشمن کی طرف سے تیر پر تیر برس رہے تھے۔ وہ صحابی آپ کے سامنے اوٹ کر کے کھڑے ہو گئے۔ اور ان کے بہت سے تیر لگے۔ مگر بڑے استقلال کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑے رہے۔ اور سی تک نہ کرتے تھے۔ جنگ کے خاتمہ پر ان سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کو درد نہ ہوتا تھا۔ جواب دیا۔ کہ درد تو ہوتا تھا۔ مگر مجھے خیال یہ تھا۔ کہ اگر میں سی کروں گا۔ تو ممکن ہے میرا بدن ہل جاوے۔ اور اوٹ نہ رہے۔ یہ تو مردوں کے واقعات ہیں۔ عورتوں کے واقعات بھی عجیب حیرت انگیز ہیں۔ جنگ احد میں جب لوگ واپس آ رہے تھے۔ ایک عورت آگے بڑھی۔ اور لوگوں سے پوچھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا حال ہے۔ کسی نے جواب دیا۔ کہ تیرا باپ مارا گیا۔ اس نے پھر پوچھا کہ رسول کریمؐ کا کیا حال ہے۔ کسی نے کہا۔ کہ تیرا بھائی مارا گیا۔ پھر پوچھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا حال ہے۔ کسی نے کہا۔ کہ تیرا خاوند مارا گیا۔ اس نے غصہ سے پوچھا۔ کہ میں تو رسول اللہؐ کا حال پوچھتی ہوں۔ اس شخص نے کہا۔ کہ الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ عورت نے زور سے الحمد للہ کہا۔ اور کہا۔ کہ میں تو آپ کی ہی خیریت چاہتی تھی۔ مجھے اس کا غم نہیں ہے۔ کہ میرے عزیز رشتہ دار مارے گئے۔

جب تک اس طرح کا اخلاص نہ ہو۔ جنت نہیں ملتی۔ اور ایسے لوگوں کے لئے اس دنیا میں بھی جنت ہے۔ اور آخرت میں بھی۔ حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ذکر ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک مجلس میں بیٹھے تھے۔ جیب سے رومال نکالا۔ اور تھوک صاف کرنے کے بعد بولے۔ بخ بخ ابوہریرہ۔ کسی نے پوچھا۔ کیا بات ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ایک وقت تھا۔ کہ جسم ڈھانپنے کے لئے پورا کپڑا بھی میرے پاس نہ تھا۔ آج میں اس رومال میں تھوک رہا ہوں۔ جو ایران کے بادشاہ کے سامنے دربار کے موقعہ پر رکھا جاتا تھا۔ اکثر وقت فاقے سے گذارا کرتے تھے۔ بعض وقت بھوک کی شدت کی وجہ سے میں بے ہوش ہو جاتا۔ اور لوگ مرگی کا دورہ سمجھتے ایک دفعہ میں بھوک کی وجہ سے بہت بے تاب تھا۔ مگر کسی سے سوال نہ کرتا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ گذرے۔ تو میں نے ایک آیت پوچھی۔ جس سے میرا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ مطلب بتلاتے اپنے گھر تک لے جائیں۔ اور کھانا کھلائیں۔ مگر وہ نہ سمجھے اتنے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے دیکھا۔ اور میری بھوک کی حالت کو معلوم کر لیا۔ آپؐ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا آیا۔ میں نے خیال کیا۔ کہ آپ مجھے دیدیں گے۔ مگر آپؐ نے حکم دیا۔ کہ پہلے دوسرے حاضرین کو پلاؤ۔ میں نے ان کو دے دیا۔ سب نے پیا۔ مگر پیالہ ختم نہ ہوا۔ پھر میری باری آئی میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ فرمایا اور پیو میں نے اور پیا۔ ایسا شیریں اور لذیذ تھا۔ کہ اس کی طراوت میرے ناخنوں تک پہنچ گئی۔ پس جب ان لوگوں نے اپنی جان و مال کو اس طرح سپرد کیا۔ تبھی انعاموں کے وارث ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق ذکر ہے۔ کہ ان کا لڑکا ایک جنگ کے بعد ان سے ملا۔ اس جنگ میں وہ کفار کی طرف سے لڑا تھا۔ اس نے کہا۔ کہ ایک موقع ایسا تھا۔ کہ میں آپ کو قتل کر سکتا تھا۔ مگر پدرانہ تعلق نے میرے ہاتھ کو روک دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ کہ اگر تو میرے سامنے اس طرح آجاتا۔ تو میں تجھے ضرور قتل کر دیتا۔ الغرض جب تک رشتہ دار جان اور مال کو اس طرح دین کے بارہ میں قربان نہ کیا جاوے۔ تب تک اجر نہیں مل سکتے۔ یہ بیعت جو میرے ہاتھ پر کی گئی ہے۔ وہ میری بیعت نہیں ہے۔ بلکہ مسیح موعود علیہ السلام کی ہے۔ پھر مسیح موعود علیہ السلام کی بھی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے۔ اور غور کیا جائے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی ہے۔ یہی بیعت قیامت تک چلے گی۔ سو اس کو اسی رنگ میں سمجھاؤ۔ جس طرح صحابہ رضؓ نے سمجھایا تھا۔ جب انہوں نے قربانیاں کیں۔ تو انعام پائے۔ تو انہوں نے دنیاوی آرام کے مقابلہ پر ہمیشگی کی زندگی کو ترجیح دی۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ کہ مشکلات کے وقت بیعت کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ دراصل ایسے ہی موقعہ ہوتے ہیں۔ جن پر ایمان کی پرکھ ہوتی ہے۔ سو ایسے وقتوں میں ڈرنا نہیں چاہیئے۔

بیعت کے بعد ان کی جان اپنی نہیں رہتی۔ یہ خدا کا برتن ہے۔ چاہے توڑے چاہے رکھے۔ پس دلیری اور جرأت سے کام لے کر مشکلات کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور خدمت دین پر کمربستہ رہنا چاہیئے۔ بیعت کے مفہوم کو اس طرح سمجھے کہ اس جان کے بدلہ میں دنیا کا کچھ نہ مانگے۔ اس کی جان مال اور اولاد سب خدا کے ہیں۔ اور اس کے حکموں کے ماتحت ان کو صرف کرنا ہے۔ اور دین کے تمام حکموں پر عمل کرنا ہے۔ جب تک کل احکام کو مان کر اشاعت دین نہ کرے ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اور بیعت کا حق ادا نہیں ہوتا۔

الفضل ۸ ستمبر ۱۹۲۱ء

شکریہ احباب

(از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان)

میری اہلیہ مسماۃ ناصرہ خاتون بنت قریشی محمد یونس صاحب آف بریلی کی فوتیدگی پر پاکستان اور ہندوستان کے بہت سے دوستوں کے خطوط بطور تعزیت و ہمدردی کے آئے ہیں۔ جن کا جواب میں انفرادی طور پر نہیں دے سکا۔ اور نہ دے سکتا تھا۔ اس واسطے بذریعہ اخبار ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو ان کی اس ہمدردی کی جزائے خیر دیوے۔

خاکسار عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بڑے لڑکے عزیزم عبدالرحیم کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن اس ہفتہ ہو رہا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ ملتان پروپرائٹر ملتان کلاتھ ہاؤس چوک بازار ملتان شہر

(۲) میں ایک عرصہ سے بیمار ہوں۔ احباب میرے لئے دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

خاکسار مختار احمد بٹ۔

احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں

(از سعید احمد صاحب)

نوجوانوں میں اپنی ذمہ داریوں کو نظر انداز کرنے کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ شائد ہماری ذمہ داریاں ابھی شروع ہی نہیں ہوئیں یا ختم ہو چکی ہیں۔ حالانکہ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے یہ معلوم کریں کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ اور انہیں دنیا میں کیا کرنا ہے۔ جب وہ بنیاد کو مضبوط اور استوار کر لیں گے۔ تو ان کے لئے اس پر پائیدار عمارت کا کھڑا کرنا آسان ہوگا۔ احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ اس بنیاد کو احتیاط اور مضبوطی کے ساتھ قائم کریں۔ کیونکہ آئندہ زمانہ میں بنی نوع انسان کی فلاح کا انحصار انہی بنیادوں پر قائم ہوگا۔ جو ہمارے ہاتھوں سے رکھی جائیں گی۔ سب سے پہلی بات جو احمدی نوجوانوں کے لئے۔ اس مرحلۂ زندگی پر ضروری ہے۔ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان ذمہ داریوں کے لئے تیار کریں۔ جو ان پر عائد ہونے والی ہیں۔ اور ان مقاصد کے حصول کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کریں۔

پیش نظر مقاصد کے حصول کے لئے تیاری کے دو پہلو ہیں۔ اول ذہنی تربیت اور یہ پہلو بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ دوم عملی جد و جہد یہ پہلو گو ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن اہمیت کے لحاظ سے پہلے سے کم نہیں۔ پہلے میں ذہنی تربیت کو لیتا ہوں۔ ذہنی تربیت کے مادی اور بنیادی پہلو کو یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں اس کے روحانی اور اخلاقی پہلو پر زور دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ... آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ایسے دائرہ میں بسر کیا ہے جس میں ذہنی تربیت کے مادی پہلو پر زور دیا جاتا ہے۔ میں صرف آپ کی ذہنی تربیت یعنی روحانی اور اخلاقی تیاری کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

ذہنی تربیت کے متعلق سب سے پہلی بات یہ ہے۔ کہ آپ انسانی زندگی کے مختلف شعبوں کے متعلق اسلام کے بنیادی اصول سے واقفیت پیدا کریں۔ اور معاشرتی۔ تمدنی۔ اقتصادی اور سیاسی امور کے متعلق اسلامی تعلیم کا مطالعہ کرکے یہ ذہن نشین کر لیں۔ کہ اسلام دنیا کے معاشرتی۔ اقتصادی اور سیاسی دائرہ میں جو طریق عمل رائج کرنا چاہتا ہے۔ وہی دراصل حقیقی اور صحیح طریق ہے۔ دنیا اس وقت ایک بہت بڑے ابتلاء میں سے گذر رہی ہے۔ اس کی نجات کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر شعبۂ زندگی میں اسلامی اصول کو رائج کیا جائے۔ کیونکہ اس کا فقدان گذشتہ زمانہ کی نسبت آئندہ زمانے کے لئے بہت زیادہ نقصان رساں اور مہلک ثابت ہوگا۔ اگر اس وقت دنیا کے تمام معاملات میں اسلامی اصول کو رائج نہ کیا گیا۔ تو بنی نوع انسان کی تباہی یقینی امر ہے۔ میں یہاں ان اصول کی تفصیلات میں نہیں جا سکتا۔ جو اسلام نے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں کے لئے بیان کئے ہیں۔

لیکن میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ اور آپ بھی اپنے ذہنوں میں یہ سوال کر سکتے ہیں۔ کہ آپ بنی نوع انسان کی نجات کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ آپ غور کریں کہ اگر آپ اس کے متعلق کچھ نہیں کر رہے تو پھر دنیا میں امن و سکون اور اطمینان کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔

اسلامی اصول سے واقفیت حاصل کرنا پیش نظر مقصد کے حصول کے لئے نہایت ہی ضروری ہے۔ اس وقت دنیا کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے کئی ازم پیدا ہو چکے ہیں۔ جو گو ان مشکلات کا حل پیدا نہیں کر سکتے۔ جو دنیا میں انتشار پیدا کر رہے ہیں تاہم ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دنیا کسی نئے طریق نجات کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ اور ہمارے پاس انسانی زندگی کا ایک ایسا لائحۂ عمل موجود ہے جسے اگر انسانی سوسائٹی میں رائج کر دیا جائے تو دنیا موجودہ مہلکات اور سب پہیلیوں سے محفوظ ہو سکتی ہے۔ اور ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس لائحۂ عمل کو تمام دنیا میں رائج کرنا ہے

دوسری بات جس کا مطالعہ احمدی نوجوانوں کے لئے ضروری ہے۔ یہ ہے کہ احمدیت کی کیا پوزیشن ہے۔ اور اسلام کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔ گو ہمارا یہ یقین ہے کہ اسلام احمدیت ہے اور احمدیت اسلام ہے۔ لیکن پھر بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اس بات کو پوری طرح اپنے ذہنوں میں داخل کر لیں کہ احمدیت کا اسلام سے کیا تعلق ہے۔ اور وہ انسانی زندگی میں کیا تغیر پیدا کرتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اسلامی تعلیم کو مخلصانہ جوش کے ساتھ حاصل کریں۔ اور اس نقطۂ نگاہ کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں۔ کہ انسانی زندگی کے لئے اسلام ہی حقیقی اور سچا لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک یقیناً ایسا سمجھتا بھی ہے۔

یہ وہ امور ہیں۔ جن کو عام طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے اور ضرور ہے۔ کہ احمدیت کے ذریعہ دنیا کو نجات حاصل ہو اسلام ترقی کرے۔ تو یہ ضرور ہو کر رہے گا۔ اور اگر ہم اس کامیابی کی سعادت میں حصہ نہ پا سکے۔ تو خدا تعالیٰ اور ذرائع سے یہ کام سرانجام دے گا۔ لیکن اس صورت میں ہم ایک ناکارہ ظرف کی طرح پھینک دیئے جائیں گے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

مجلسِ اطفال الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع

شعبہ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے ماتحت اطفال الاحمدیہ کراچی کا دوسرا سالانہ اجتماع بتاریخ ۴ ر اکتوبر ۱۹۵۳ء بروز اتوار احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ اجتماع کی کاروائی صبح نو بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع کی گئی۔ جو عزیزم محمد اکرم نے کی۔ مربی اطفال چوہدری احمد جان صاحب کی معیت میں عہد نامہ دہرانے کے بعد عزیزی نسیم احمد نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے اطفال سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جس میں اطفال کی تربیت کے متعلق خصوصی ہدایات دیں۔ مکرم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے ازراہ شفقت مجلس اطفال کے مقامی اجتماع کے موقعہ پر جو پیغام بھجوایا تھا۔ اسے مربی اطفال چوہدری فیض عالم صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ ناظم صاحب اطفال کی مختصر کارگذاری کی رپورٹ سنانے کے بعد مقابلہ جات کا پروگرام شروع ہوا۔ جس میں معائنہ صفائی۔ قرآن خوانی ناظرہ، باترجمہ (پارہ اول) پیغام رسانی۔ نماز زبانی نظم خوانی تقریر۔ تحریر۔ دینی معلومات۔ معائنہ و مشاہدہ وغیرہ وغیرہ۔ آئٹم شامل تھے۔

۱۲ بجے اجلاس اول کھانا کھانے۔ اور نماز ظہر ادا کرنے کے لئے ختم ہوا۔ مجلس کی جانب سے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جو کہ تقریباً ۱۲۵ اطفال اور خدام کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔

۲ بجے کے بعد اجلاس تلاوت اور نظم سے شروع ہوا۔ اور علمی مقابلہ جات میں سے تقریری اور آخری مقابلہ شروع ہوا۔ (تحریری امتحان صبح کے اجلاس سے قبل ہی لے لیا گیا تھا۔ کھیلوں اور سائیکلوں کی دوڑ کے بعد پانچ بجے شام امیر صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی۔ جس میں احمدی بچے کے اوصاف بیان فرمائے۔ نیز اطفال کو سچ بولنے۔ نماز پڑھنے قرآن کریم کی بالالتزام تلاوت کرنے کی نصیحت فرمائی۔ ازاں بعد امیر صاحب نے۔ مقابلہ جات میں اول دوئم، سوئم آنے والے بچوں کو۔ انعامات تقسیم فرمائے۔ دو اعزازی انعام منجانب مربی اطفال اور مجلس اطفال ان دو بچوں کو دیئے گئے۔ جنہوں نے مجموعی طور پر سب سے زیادہ انعامات حاصل کئے تھے۔ ساڑھے پانچ بجے دعا کے ساتھ مجلس اطفال الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع ختم ہوا۔ اجتماع میں کل ۸۸ اطفال نے شرکت کی جو کل تعداد کا ۸۶۰٪ فی صدی تھے۔ اس موقعہ پر ناظم اطفال اور مربیان اطفال کی خدمات قابل تحسین تھیں۔ جزاکم اللہ۔

مختلف مقابلوں میں اول رہنے والے خدام کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مقابلہ صحت جسمانی و صفائی۔ اس مقابلے میں سب اطفال شامل ہوئے۔ منظور احمد (حلقہ جیکب لائنز) اول آیا۔

(۲) مقابلہ نظم خوانی۔ اس میں ۳۲ اطفال شامل ہوئے۔ نسیم احمد (حلقہ گولی مار) اول آیا

(۳) مقابلہ قرآن خوانی۔ اس میں ۴۴ اطفال شامل ہوئے۔ سعید احمد (حلقہ صدر) اول آیا

(۴) مقابلہ ترجمہ قرآن کریم پارہ اول۔ اس میں ۱۶ اطفال شامل ہوئے۔ لطف المنان (حلقہ مارٹن روڈ) اول آیا۔

(۵) مقابلہ مشاہدہ و یادداشت۔ اس میں ۴۳ اطفال شامل ہوئے۔ جمیل احمد (حلقہ مارٹی پور) اول آیا۔

(۶) مقابلہ پیغام رسانی اس میں ۶ فریق تھے اور ہر فریق میں ۴ اطفال تھے نعیم احمد (حلقہ رام سوامی) کی پارٹی اول آئی۔

(۷) مقابلہ مضمون نویسی۔ اس میں ۳۰ اطفال شامل ہوئے۔ مبشر احمد (حلقہ جیکب لائنز) اول آیا۔

(۸) مقابلہ نماز زبانی۔ اس میں ۴۳ اطفال شامل ہوئے۔ محمود حسین (مالیر کینٹ) اول آیا

(۹) مقابلہ دینی معلومات، اس میں ۳۸ اطفال شامل ہوئے۔ عبد المومن (حلقہ لانسن روڈ) اول آیا۔

(۱۰) تقریری مقابلہ۔ اس میں ۲۵ اطفال شامل ہوئے۔ نعیم الحق (مارٹن روڈ) اول آیا

(۱۱) ۱۰۰ گز کی دوڑ۔ اس میں ۸۰ کے قریب اطفال شامل ہوئے۔ داؤد خاں (حلقہ جیکب لائنز) اول آیا۔ اور جونیئر چھوٹے اطفال کی دوڑ میں۔ افضال احمد ہاشمی (مارٹن روڈ) اول آیا۔

(۱۲) مقابلہ سلو سائیکل۔ اس میں ۴۲ اطفال شامل ہوئے۔ منظور الحسن (مارٹن روڈ) اول آیا۔

۱۔ اعزازی انعام منجانب مربی اطفال نمبر ۱ سلیم احمد (حلقہ رام سوامی) نے اور نمبر ۲ محمد اکرم (حلقہ جیکب لائنز) نے حاصل کئے۔

۲۔ اعزازی انعام منجانب امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی۔ چوہدری محمود احمد صاحب ناظم اطفال کو ان کے حسنِ انتظام کے باعث دیا گیا۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

تحریک جدید کے متعلق خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

تحریک جدید کا دفتر دوم خصوصیت سے ان نوجوانوں کے لئے جاری کیا گیا ہے جو پہلے بیروزگار ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تحریک جدید ایسی بابرکت تحریک .... میں حصہ نہیں لے سکے۔ اس دفتر کو جاری ہوئے ۹ سال ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی نسبت کے لحاظ سے بہت تھوڑے نوجوانوں نے اس میں حصہ لیا ہے۔ پاکستان میں جماعت کی تعداد اڑھائی لاکھ کے قریب سمجھی جاتی ہے۔ اگر ۴ افراد کا ایک یونٹ تصور کیا جائے تو کمانے والے افراد کی تعداد ساٹھ ہزار کے قریب بنتی ہے۔ دفتر اول و دوم کے مجاہدین کی تعداد اس وقت کم و بیش دس ہزار ہے۔ گویا ۵۰ ہزار کمانے والے افراد ابھی ایسے ہیں۔ جو تحریک جدید میں شامل نہیں۔ ان سب کو تحریک جدید میں شامل کرنے کا کام ہمارے واجب الاطاعت امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کی صدارت سنبھالتے ہی نوجوانوں کی مجلس یعنی مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا تھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے۔ تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے۔ اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور کوشش ہو کہ سارے کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

اس ارشاد کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کا پروگرام یہ قرار دیا کہ ہر نوجوان کو تحریک جدید میں شامل کرنا ہے۔ اس پروگرام کی کس حد تک تکمیل ہوئی۔ اوپر کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ ابھی ۵۰ ہزار افراد کو شامل کرنا باقی ہے۔

کوئی کام صحیح تنظیم کے بغیر سرانجام دیا جانا ممکن نہیں۔ جب تک اس عظیم الشان کام کو کرنے کے لئے ویسی ہی عظیم الشان تنظیم نہ کی جائے گی۔ یہ کام سرانجام پانے کا نہیں۔ تنظیم کی کڑی میں ہر مجلس میں ایک محنتی و مستعد سیکرٹری کا تقرر (بطور "ناظم تحریک جدید") ضروری ہے۔ جو اس کام کی طرف پوری توجہ اور وقت دے سکے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ دیر ہوئی حضرت اقدس کی منظوری سے اس عہدہ کا اعلان کر چکی ہے۔ مگر ابھی تھوڑی مجالس کی طرف سے ناظم تحریک جدید مقرر کرنے کی اطلاع ہے۔ اس لئے سب مجالس کی خدمت میں سب سے پہلی درخواست یہ ہے کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں پہلا قدم وہ یہ اٹھائیں۔ کہ اگر ان کے ہاں ابھی الگ ناظم تحریک جدید مقرر نہیں ہے۔ تو فوراً مقرر فرمائیں۔ اس کی منظوری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے لے لیں۔ اور وکالت مال تحریک جدید کو ایسے دوست کے نام سے اطلاع دیں۔

ناظم تحریک جدید کے تقرر کے بعد سب دوستوں اور عہدیداروں کا اس دوست کے ساتھ پورے تعاون کی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ اکیلا ایک دوست اس کام کو کر سکے۔ مناسب ہو گا کہ سب مجالس اپنے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ہفتہ تحریک جدید کے کام کے لئے مقرر کر دیں جس میں ہر دوست تک پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ جو دوست شامل نہیں ان کے سامنے تحریک جدید کا کام رکھا جائے۔ اور ان سے وعدہ لیا جائے۔ جو دوست شامل ہیں۔ انہیں اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کرنے کی تحریک کی جائے۔ اور معین تاریخ ادائیگی کے وعدے لئے جائیں۔ اگر ضرورت ہو تو وعدہ کرنے والے دوستوں کی فہرست مکمل حساب کے ساتھ وکالت مال تحریک جدید سے ہر وقت طلب کی جا سکتی ہے۔

کام کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کام کی رپورٹ باقاعدگی سے ارسال کی جائے۔ کیونکہ یہ بھی کام کا اہم حصہ ہے۔ اس وقت تک جو رپورٹیں ملی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کوہاٹ اور مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے تحریک جدید کے بارے میں عمدہ کام کیا ہے۔ ممکن ہے باقی مجالس نے بھی نیک نیتی سے اچھا کام کیا ہو۔ لیکن ظاہر ہے کہ بغیر رپورٹ کے دفتر کو اس کا علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہر مجلس کو چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے بارے میں باقاعدگی سے اپنی کارگزاری سے اطلاع دیتی رہیں۔

تحریک جدید کا کام دن بدن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پھیل رہا ہے۔ اسی کے مطابق قربانی کرنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ کام کی وسعت ممکن نہیں۔ خدا تعالیٰ کا یہ شکر ہے۔ اور اس کا احسان ہے۔ کہ ہمیں اس زمانہ میں پیدا کیا۔ اور ہمارے سپرد یہ خدمت فرمائی۔ نوجوانان جماعت کو خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جماعت کا ہر فرد اس تحریک میں حصہ لے۔ اور وقت پر اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہو کر رہیں گے۔ مگر مبارک ہے وہ جو ان وعدوں کو پورا کرنے کے لئے سعی اور کوشش کر کے خدا تعالیٰ کی طرف سے موعودہ برکات سے حصہ لینے کی توفیق پاتا ہے جو حضور فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ نے اپنا ہاتھ قرار دے کر وہ برکت پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا۔"

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا خریدنا ہر احمدی پر فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"حضرت صاحبؑ کی کتابیں خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور ان کے ذریعہ نئے علوم کھلتے ہیں۔"

صیغہ بکڈپو تالیف و تصنیف نے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتب کو طبع کروایا ہے۔ جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں۔ حقیقۃ الوحی۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ نزول المسیح۔ تحفہ گولڑویہ۔ آئینہ کمالات اسلام۔ چشمہ معرفت وغیرہ۔

علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب دعوۃ الامیر۔ دیباچہ قرآن کریم انگریزی اور تفسیر کبیر جزو اول جزو چہارم بھی اس صیغہ سے مل سکتی ہیں۔ احباب ان کتب کو خرید کے اپنے قومی صیغہ کی امداد کریں۔ اور خود بھی ان روحانی کتب سے فائدہ اٹھائیں۔ باوجودیکہ اس وقت کاغذ نہایت ہی گراں ہو گیا ہے۔ لیکن صیغہ ہذا نے کتب کی پہلی قیمتیں ہی برقرار رکھی ہیں۔

(انچارج تالیف و تصنیف)

مجاہد سیرالیون کی روانگی کا پروگرام

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری مبلغ مغربی افریقہ انشاء اللہ ۱۵ اکتوبر ۵۳ء کو ربوہ سے عازم مغربی افریقہ ہوں گے۔ آپ کا پروگرام حسب ذیل ہے:-

(۱) ۱۵ اکتوبر ۵۳ء روانگی از ربوہ ۸ صبح بذریعہ چناب ایکسپریس۔

(۲) آمد لاہور ۵ — ۵ شام بذریعہ ٹرین

(۳) ۱۶ اکتوبر روانگی از لاہور ۱۰ — ۷ شام بذریعہ پاکستان ایکسپریس

(۴) ۱۷ اکتوبر آمد کراچی ۰ — ۸ شام بذریعہ پاکستان ایکسپریس

کراچی سے آپ انشاء اللہ ۲۳ کو بذریعہ جہاز عازم مغربی افریقہ ہوں گے۔ مولوی صاحب موصوف کا یہ تیسرا تبلیغی سفر ہے۔ جو آپ اس سے قبل تیرہ سال تک مغربی افریقہ میں فرائض تبلیغ بجا لا چکے ہیں۔ احباب اپنے قریبی ریلوے سٹیشنوں پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہیں۔

(خاکسار نورالحق انور نائب وکیل التبشیر)

چندہ سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع بالکل قریب آ گیا ہے۔ انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک چندہ کی رفتار بہت ہی سست ہے۔ مرکزی انتظامات کے لئے فوری طور پر روپیہ کی ضرورت ہے۔

جملہ مجالس کے قائدین اس طرف فوری توجہ کریں۔ اور سالانہ اجتماع کا چندہ جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

کل مورخہ ۱۱۔ ۱۰۔ ۵۳ کو میرے بھائی چوہدری محمد الٰہی خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وفات پا گئے۔ احباب دعائے مغفرت اور نماز جنازہ غائب پڑھیں۔

(فضل الٰہی خان احمدی)

سارے پاکستان میں سرکاری طور پر شہید ملت کی برسی منائی جائیگی

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے کراچی میں جمعہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم قائد ملت لیاقت علی خاں کی دوسری برسی منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ قائد ملت کے مزار پر صبح ۷ بجے سے ۹ بجے تک فاتحہ خوانی ہوگی۔ کراچی میں مرکزی حکومت کے دفاتر بند رہیں گے تاکہ سرکاری ملازمین فاتحہ خوانی میں شریک ہوسکیں۔ ریڈیو پاکستان ایک اسپیشل پروگرام نشر کرے گا۔ پاکستانی پرچم سرنگوں رکھا جائیگا۔ مرکزی حکومت کی طرح صوبائی حکومتیں بھی شہید ملت کی برسی منانے کے انتظامات کررہی ہیں۔

اسلام کو سرکاری مذہب قرار دینے کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں آج بھی بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے تیسرے باب پر بحث جاری ہے۔ پارٹی میں علماء کا بورڈ قائم کرنے کی تجویز پر کافی غور ہوا۔ لیکن کوئی فیصلہ نہ ہوسکا۔ چند ممبروں نے اس تجویز کی حمایت کی۔ مخالفت کرنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔ وزیر قانون مسٹر اے۔ کے بروہی نے آج پارٹی کے سامنے طویل تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ وہ اسلامی اصولوں کا نفاذ ضروری سمجھتے ہیں۔ سردار عبدالرب نشتر و سید خلیل الرحمٰن اس تجویز کے حامیوں میں سے ہیں۔ پارٹی کے جلسے میں کل بھی اس تجویز پر غور ہوگا۔ مملکت کا مذہب اسلام کو قرار دینے کی تجویز جس سب کمیٹی کے سپرد کی گئی ہے۔ اس کا اب تک کوئی جلسہ نہیں ہوا ہے۔ سات افراد پر مشتمل یہ کمیٹی اس غرض سے قائم کی گئی ہے۔ تاکہ اسلام کو مملکت کا مذہب قرار دینے کی تجویز کے متعلق اپنی رپورٹ پارٹی کو پیش کرے۔

پنجاب میں لیاقت علی خاں کی برسی پر تعطیل

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے ۱۶ اکتوبر بروز جمعہ کو قائد ملت لیاقت علی خاں کی برسی پر تعطیل عام کا اعلان کیا ہے۔

امریکہ کشمیر کا پرامن اور مستقل حل چاہتا ہے

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر ہوریس ہلڈ ریتھ نے آج رات روٹری کلب کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے "انسان کی آزادی" کے متعلق امریکہ کی امداد کا تفصیلی تذکرہ کیا۔ کشمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے امریکی سفیر نے کہا۔ کہ امریکہ نے ہمیشہ کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں طے کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ اس سوال پر پاکستان اور بھارت کے وزراء اعظم کے درمیان جو مذاکرات ہورہے ہیں۔ وہ کامیاب ہوں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر ہم اس تنازعہ میں مداخلت کریں۔ اور کسی ایک فریق سے کچھ منوانے کی کوشش کریں۔ تو یہ نہ صرف غلط ہوگا۔ بلکہ یہ پہلے سے کئے ہوئے معاہدوں کو بھی تباہ کردیگا۔ انہوں نے کہا۔ کہ امریکہ کشمیر میں پرامن اور مستقل حل کا خواہاں ہے۔

آغا خاں نے اپنی سوانح حیات مکمل کرلی

پیرس ۱۳ اکتوبر۔ آغا خاں کی پرسنل سکرٹری مس وہیٹکر نے بتایا ہے۔ کہ ہز ہائی نس آغا خاں نے اپنی سوانح حیات کا مسودہ مکمل کرلیا ہے۔ یہ مسودہ ایک لاکھ بیس ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ سکرٹری نے بتایا۔ کہ آغا خاں کی یادداشت اتنی تیز ہے۔ کہ انہوں نے لیگ آف نیشنز اور لندن کی گول میز کانفرنس کے واقعات لکھواتے وقت کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیکھا۔

درآمدی لائسنسوں کے لئے درخواستیں پیش کرنے کی تاریخ میں توسیع

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ مشرقی بنگال میں مقیم درآمد کنندگان کے لئے درآمدی لائسنسوں کی درخواستیں اور قسموں کے دوبارہ تعین کے لئے (جس کا ذکر چیف کنٹرولر درآمد و برآمد کے پبلک نوٹس مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں کیا گیا ہے) دستاویزات پیش کرنے کی آخری تاریخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۳ء تک بڑھادی گئی ہے۔ چیف کنٹرولر درآمد و برآمد نے پاکستان کے غیر معمولی گزٹ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں اس کا اعلان کیا ہے۔

گی آنا کے سابق وزراء کے مکانوں کی تلاشیاں

جارج ٹاؤن ۱۳ اکتوبر۔ آج برٹش گی آنا کی برطانوی فوج اور پولیس نے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر جگن کے مکان کی تلاشی لی۔ تلاشی کے وقت ان کے گھر پر سنگین بردار فوجیوں کا پہرہ لگادیا گیا تھا۔ بسٹن ٹاؤن میں دو اور سابق وزراء کے مکانوں کی بھی تلاشی لی گئی۔ ڈاکٹر جگن نے بتایا۔ کہ پولیس اپنا کیس مضبوط کرنے کے لئے مواد کی تلاش میں آئی تھی۔ انہوں نے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ کو گی آنا کے متعلق فوراً ایک وائٹ پیپر شائع کرکے اپنی پوزیشن کی وضاحت کرنی چاہیے۔

شعیب قریشی آج راولپنڈی پہنچیں گے

راولپنڈی ۱۳ اکتوبر۔ وزیر امور کشمیر مسٹر شعیب قریشی کل راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ وہ وہاں چند دن قیام کریں گے۔

قاہرہ۔ ۱۳ اکتوبر۔ نہر سویز کے علاقہ میں سابق برطانوی فوجی ملازم محمود صبری علی کو ملک سے غداری کے الزام میں آج تختہ دار پر لٹکا دیا گیا۔

اردو زبان کوئی بیرونی زبان نہیں اسے ختم نہیں کیا جاسکتا

نہرو کا اعلان

بمبئی ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر جواہر لال نہرو وزیر اعظم بھارت نے ایک بڑے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اردو زبان نے یوپی میں جنم لیا۔ وہ ہندوستان ہی کی زبان ہے۔ اردو کی مخالفت بڑے زور شور سے کی جارہی ہے۔ مخالفت کرنے والے شاید یہ نہیں جانتے۔ کہ اردو زبان کوئی بیرونی زبان نہیں ہے۔ ہم اسے ہر حال میں زندہ رکھیں گے۔ ہم اردو زبان کیا چھوٹی سے چھوٹی زبان کو بھی ختم نہیں کرنا چاہتے۔ ہم ہندی زبان کی توسیع محض ملک کی یکتائی اور وحدانیت کی خاطر کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن غلط طریقے یا زبردستی سے نہیں۔ اردو اور ہندی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ ہندی کے حامی اردو کی کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ یہ تو ہمارے ہی ملک کی ایک زبان ہے۔ ہمیں اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ نہ کہ اسے گھر سے نکالنا چاہیئے۔ یہ ایک ایسی زبان ہے۔ جسے ملک کے کروڑوں انسان بولتے ہیں۔ یہ صرف مسلمانوں ہی کی زبان نہیں۔ بلکہ ہم سب کی مشترکہ زبان ہے۔

کراچی کو صوبائی درجہ دلانے کے لئے دارالحکومت میں مجلس عمل کا قیام

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ کراچی کو صوبائی درجہ دینے کے مطالبہ کی حمایت میں آج سے شہر میں وارڈ وار دو مجلسوں کا پروگرام شروع کردیا گیا۔ کراچی صوبائی محاذ کی ایک مجلس عمل بھی اس مطالبہ کی حمایت میں عوامی تحریک چلانے کی غرض سے قائم کردی گئی ہے۔ کراچی صوبائی مسلم لیگ کے زیر اہتمام آج ایک جلسۂ عام قائد آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں یہ مطالبہ دہرایا گیا۔

بھارت کو زبردست بیکاری کا سامنا ہے

منصوبہ کولمبو کی مشاورتی کمیٹی میں نہرو کی تقریر

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج یہاں منصوبہ کولمبو کی مشاورتی کمیٹی کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ آج لاکھوں انسانوں کو بہتر زندگی گذارنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ انسانی نقطۂ نظر سے حل ہونا چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اس وقت بھارت کو بیکاری کے ایک زبردست مسئلہ کا سامنا ہے۔ اسی لئے ہم اپنی پیداوار کو منظم پیمانے پر بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ اور پاکستان کے وزیر خزانہ چودھری محمد علی نے بھی آج کے جلسوں میں تقریریں کیں۔ چودھری محمد علی نے کہا۔ کہ منصوبہ کولمبو کا مقصد یہ ہے۔ کہ افراد کو زیادہ پُروقار طریقے سے زندگی گذارنے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔

امریکی حجام کا بیٹا جاپانی شہزادی سے شادی کرے گا

بوسٹن ۱۳ اکتوبر۔ بوسٹن کے ایک حجام نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۸ نومبر کو اس کے لڑکے کی شادی جاپان کے شہنشاہ ہیرو ہیٹو کی بھتیجی شہزادی میتسو سے ہوگی۔ یہ لڑکا امریکہ کی فضائی فوج میں سارجنٹ ہے۔ اور ان دنوں جاپان میں مقیم ہے۔

ڈاکٹر مصدق مشرق کی ایک عظیم شخصیت ہیں

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ دستور ساز اسمبلی کے رکن مسٹر نور احمد نے شاہ ایران سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کی جان بخشی دیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ڈاکٹر مصدق نے غیر ملکی لوٹ کھسوٹ کے خلاف جو اخلاقی محاذ قائم کیا۔ اور جس حب الوطنی کا ثبوت دیا۔ اس سے نہ صرف ایرانیوں کے حوصلے بلند ہوئے۔ بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی مسلمانوں کی ہمت بڑھی۔ ڈاکٹر مصدق مشرق کی ایک عظیم شخصیت ہیں۔ ان کی

یوگوسلاوی فوج اٹلی کا مقابلہ کریگی

اقوام متحدہ کو روس کا احتجاج

نیویارک ۱۳ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کو ۱۶۰۰ الفاظ پر مشتمل ایک نوٹ یوگوسلاویہ نے بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر اطالوی فوج ٹریسٹ کے "اے زون" میں داخل ہوئی تو یوگوسلاویہ اسے جارحانہ اقدام سمجھ کر مقابلہ کرے گا۔ اطالوی فوج اور طیارے پہلے ہی یوگوسلاوی حدود کو کئی بار عبور کرچکے ہیں۔ اگر امریکہ برطانیہ اور اٹلی سے فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ تو اقوام متحدہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ برطانیہ و امریکہ نے ٹریسٹ کا علاقہ اٹلی کے حوالے کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر روس نے بھی اقوام متحدہ سے احتجاج کیا ہے۔

ترکی اور پاکستان کے درمیان دفاعی معاہدہ

عرب ممالک کو بھی دفاعی معاہدہ میں شامل کرلیا جائیگا

پیرس ۱۳ اکتوبر۔ ایجنسی نے خبر دی ہے۔ کہ یہاں پاکستان اور ترکی کے درمیان ایک دفاعی معاہدہ ہونے کے امکان کی خبر بہت گرم ہے۔ جس میں بعد میں عرب ممالک کے بھی شامل ہونے کا امکان بتایا جاتا ہے۔ اسٹار نیوز ایجنسی نے قاہرہ کے حوالے سے بتایا ہے۔ کہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اسی ماہ میں مشرق وسطی کا دورہ کریں گے۔ آپ ایران عراق اور سعودی عرب جائیں گے۔ اور پھر وہاں سے طیارے کے ذریعہ سوئٹزرلینڈ چلے جائیں گے۔

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی میں بیگم شاہنواز نے آج بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ عورتوں کی نمائندگی کا سوال طے کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر اس ایوان کے مرد ممبروں نے ایوان زیریں و ایوان بالا کے لئے عورتوں کی نشستیں مقرر نہ کیں۔ تو وہ عورتوں کو کیا منہ دکھا

ممبروں کی حاضری کم ہونے کی وجہ سے ۲ مرتبہ دستور ساز اسمبلی کی کارروائی روک دی گئی

کراچی اور بلوچستان کو صوبائی درجہ دینے کا پُرزور مطالبہ

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی میں آج بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور و خوض کی تحریک پر بحث کے پانچویں دن اجلاس کی کارروائی دوبارہ روکنی پڑی کیونکہ ایوان میں پورا کورم نہ تھا۔ اور ہوسے کم ممبر بیٹھے تھے۔ آئین کے بنیادی اصولوں پر بحث کے دوران میں زیادہ ممبروں نے دلچسپی نہ لی۔ اور کچھ ممبر بیٹھے اخبار پڑھتے رہے۔ گیارہ ممبروں نے آج تقاریر کیں۔ مقررین میں سے بیشتر مسلم لیگی ممبروں نے ملک کے لئے اسلامی آئین بنانے کی پُرزور حمایت کی اور کہا کہ اسلامی آئین ہی میں اقلیتوں کا تحفظ ہو سکتا ہے۔ ان ممبروں نے مخلوط انتخابات کی مخالفت کی ہے۔ بلوچستان اور کراچی کو صوبائی درجہ دینے کے مطالبہ کی کئی ممبروں نے حمایت کی۔ سابق وزیر ڈاکٹر محمود حسین نے کہا کہ کراچی کو نظر انداز کرنا ایک مجرمانہ فعل ہے انہوں نے کہا۔ کہ نئے فارمولا میں اس بات کو نظر انداز کر کے سخت حماقت کی گئی ہے۔ سردار شوکت حیات نے مخلوط انتخابات کی حمایت کی اور اقلیتوں سے کئے گئے وعدے پورے کرنے کا مطالبہ کیا۔ ان کی تقریر کے دوران کانگرس اور مسلم لیگ کی ممبروں میں زبردست جھڑپ ہوئی اور ایک دوسرے کو دھیمے رہو کے نعروں سے خاموش کرنے کی کوشش کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کا آئین ایسی بنیادوں پر بنایا جائے گا۔ کہ مسلمانوں کو اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق ڈھالنے کے مواقع ملیں لیکن ساتھ ہی ہمیں اقلیتوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ برصغیر میں مسلم اقلیت کے ساتھ اکثریت کی مسلسل ناانصافی کی وجہ سے پاکستان بنا۔ اس لئے پاکستان میں اقلیتوں کے دل میں شبہات پیدا ہوئے۔ تو دشمنوں کے ہاتھ مضبوط ہوں گے۔ اور ان کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ ہم نے اقلیتوں کے ساتھ اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ اس لئے ہمارا آئین محض ایک خاص اعتقاد کے لوگوں کے مطابق نہ ہونا چاہیئے اور سے محدود نہ بنایا جانا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں آنے والی نسلوں کے لئے اچھی حکومت کی بنیاد ڈالنی چاہیئے۔ تاکہ پاکستان میں آنے والے موجودہ کے لئے ہم ایک قابل فخر ورثہ چھوڑ جائیں لہٰذا ہمیں صرف مسلمانوں ہی کے لئے آئین نہیں بنانا ہے۔ پاکستان میں ہندو، بدھ، مسیحی اور پارسی بھی رہتے ہیں۔ اور ان کی نگرانی ہمارا فرض ہے۔ اس لئے ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ جسے یہ لوگ قبول نہ کر سکیں۔ اور ان کی جگہ ہم اگر ہوتے تو ہم بھی قبول نہ کر سکتے تھے۔ ہمیں اقلیتوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا چاہیئے جیسے سلوک کی توقع ہم ان مسلمانوں کے لئے رکھتے ہیں۔ جو دوسری جگہ اقلیت میں ہیں۔ میں بحیثیت مسلمان کوئی ایسی چیز نہیں کرنا چاہتا جو اسلام کے اصولوں کے خلاف ہو ساتھ ہی مجھے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ میرے اس بیان سے کہ میں اسلام کے اصولوں پر چلوں گا میرے غیر مسلم پڑوسی کے دل میں خوف تو پیدا نہیں ہو جاتا۔ اس لئے مجھے یہ دیکھنا چاہیئے کہ میری حرکت جو کتنی ہی ایماندارانہ کیوں نہ ہو دوسرے کو نقصان تو نہیں پہنچاتی۔ پاکستان میں جہاں مسلمانوں کی زبردست اکثریت ہے کیا ہمارے کلچر اور ہماری روایات کے علاوہ کوئی اور بات ترقی پا سکتی ہے۔ لہٰذا ہم کو کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ یہ سمجھا جائے کہ ہم نے قائد اعظم کے راستے کو چھوڑ دیا۔ دستور یہ میں قائد اعظم کی پہلی تقریر بڑی حقیقت پسندانہ تھی۔ اور اسے بار بار پڑھا جانا چاہیئے

شوکت حیات

سردار شوکت حیات نے کہا کہ نئے آئینی فارمولے میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے۔ کہ کوئی ایکیونٹ دوسرے پر حاوی نہ ہو سکے۔ دوسرا میں بھی ایسا ہی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ بنیادی اصولوں کی رپورٹ میں اسلامی اصولوں کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اور کمیٹی کی سفارشات محض دھوکہ ہیں۔ مسلم لیگ لیڈر کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ رپورٹ بھی مضحکہ خیز ہے۔ اگر یہ لوگ اسلامی مملکت بنانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں صحیح مسلمان بننے سے کون روکتا ہے۔ یہ لوگ کس طرح تصور کرتے ہیں۔ کہ اب سے ۶ ماہ بعد جب اسلامی آئین بن جائے گا۔ تو ان کی زندگیاں عین اسلامی ہو جائیں گی۔ آئین راتوں رات میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتا۔ صرف ایماندار کے ساتھ کام کرتے یہ لوگ صحیح مسلمان بن سکتے ہیں۔ جن مسلمان کو مملکت کا سربراہ بنانے کی تجویز مضحکہ خیز ہے۔ ایک طرف بنیادی حقوق میں مساوی مواقع فراہم کرنے کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف رپورٹ میں یہ شرط رکھ دی جاتی ہے ایسی تجاویز سے یہ لوگ عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ اس ملک میں جہاں ۸۵ فی صدی مسلمان ہیں۔ اگر کوئی ہندو صدر مملکت منتخب ہوا تو وہ ہندو نہیں۔ بلکہ کوئی درویش ہوگا اور ایسا ہندو درویش ایک مسلمان سے بہتر ہوگا۔ کیونکہ اس نے اس عہدے پر منتخب ہونے کے لئے ۸۵ فی صدی مسلمانوں کے ووٹ حاصل کئے ہونگے۔ مسلمان کو دعوہ خلافی نہیں سکھائی گئی۔ پاکستان ہندوؤں اور مسلمانوں کے سمجھوتے سے قائم ہوا ہے۔ اور پاکستان کے عوام نے اقلیتوں سے مساوی سلوک کا وعدہ کیا ہے۔ کیا حکومت کے لئے اس وعدے کی خلاف ورزی موزوں اور اسلامی تصور کے مطابق تھی۔ اقلیتوں سے مساویانہ سلوک کیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے علماء کے بورڈ کے قیام کی تجویز کی مخالفت کی اور اس تجویز کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے بورڈ مختلف اسمبلیوں کے منتخب شدہ ممبروں کے وقار کے خلاف ہونگے جو ممبر مسلم ووٹ سے منتخب ہونگے وہ بحیثیت مسلمان یہ دیکھ سکیں گے کہ آیا کوئی غیر اسلامی قانون تو نہیں بنایا جا رہا ہے۔

شام کا اجلاس

دستور ساز اسمبلی کا اجلاس شام کو شروع ہوا۔ تو مسٹر محمد ابوالقاسم نے صبح کے اجلاس کی نامکمل تقریر جاری رکھی اور کہا۔ کہ آئینی تعطل کو دور کرنے کے لئے جو فارمولا بنایا گیا ہے۔ وہ خدا کی عنایت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ مملکت کے سربراہ کی تنخواہ ۵ ہزار روپے اور ریونیو منسٹر کی تنخواہ تین ہزار روپے ماہوار مقرر کی جانی چاہیئے۔

خلیل الرحمن

سید خلیل الرحمن (مسلم لیگ) نے کہا کہ چھ سال کا عرصہ آئین بنانے کے لئے طویل عرصہ ہے۔ لیکن ہمیں اپنے ملک کے حالات اور عوام کے جذبات کا جائزہ لینا تھا۔ آج رپورٹ ہمارے سامنے ایسی شکل میں پیش ہے کہ تمام اختلافات مٹ گئے ہیں دنیا آج سرمایہ داری اور نسل و رنگ کے امتیازات کے باعث تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ ہمارے پاس اس کا علاج ہے۔ کیونکہ ہمارے مذہب میں مساوات اور برابری ہے۔ مسٹر خلیل چند ممبروں کی نکتہ چینی کا ذکر کر رہے تھے۔ صدر نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ ممبر آپ کی بات سمجھیں۔ تو انگریزی میں تقریر کیجئے۔

سردار شوکت۔ جناب صدر! کیا ایک ہی تقریر کے دوران میں ممبر دو زبانیں استعمال کر سکتا ہے۔

سید خلیل الرحمن نے کہا۔ کہ جرائم کو دور کرنے کے لئے ہمیں سخت کارروائی کرنی ہوگی۔ ہاتھ کاٹنے کی جو سزا چوروں کے لئے اسلام نے تجویز کی ہے وہ درست تھی۔

مسٹر چکرورتی بولے کیا آج آپ یہ سزا اختیار کرینگے مسٹر خلیل نے جواب دیا۔ کہ اگر یہ سزا اختیار کی جائے تو اتنی چوریاں نہ ہوں جو آج کل ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ علماء بورڈ کی مخالفت کی گئی ہے۔ لیکن اس بورڈ میں اسلامی تعلیمات سے واقف لوگوں کو شامل کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اور یہ تک نہیں لکھا گیا۔ کہ ان کا مسلمان ہونا ضروری ہو گا۔

بیگم شاہ نواز

بیگم شاہ نواز نے کہا کہ گذشتہ سال ہمیں غدار کہا گیا۔ اور ہم پر آئین سازی میں تاخیر کا الزام لگایا گیا۔ لوگوں نے الزام لگایا کہ ہم اسمبلی میں اپنی نشستیں چھوڑنا نہیں چاہتے انہوں نے کہا کہ ایک زبان ایک ثقافت ملک کے دو حصوں کو ایک قوم بنانے کے لئے ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ ہم نے کام نہیں کیا۔ دراصل ہم نے تین سال میں ایک رپورٹ تیار کی ہے۔ اور آئین کی بنیاد تیار کر لی ہے۔ عبوری رپورٹ پر بہت سے لوگوں نے پہلے اعتراضات کئے تھے۔ مگر اگر صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر آ جائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ اب اس رپورٹ ہی کو ماننے پر تیار ہو گئے۔ اسلام کو ہم تمام مصائب کا علاج سمجھتے ہیں۔ اور ہم نے جو وعدے کئے تھے ان کو پورا کرنے کے لئے قرارداد مقاصد پاس کی گئی۔ لیکن بنیادی اصولوں کی کمیٹی میں دو گروہوں کے درمیان جو تصادم ہوا کافی میں اس کا پردہ فاش کر چکی۔ وہاں دو نظریات پیش کئے جانے لگے تھے۔ پرنیہ چکرورتی نے پوچھا کہ ہم اسلام کے مطابق قانون بنائیں گے۔ لیکن میں بتانا چاہتی ہوں کہ ہاتھ کاٹنا چوری کے لئے کوئی زیادہ سزا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسلام پر چلنے سے اس ایوان میں خاتون ممبر دکھائی نہ دیگی۔ لیکن اسلام نے عورتوں کو سب سے پہلے مساوات کا درجہ دیا۔ ان کے حقوق شرعاً مردوں کے مساوی ہیں انہوں نے ایوان زیریں میں خواتین کے لئے ۱۴ نشستیں محفوظ کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ ایوان بالا میں انہوں نے عورتوں کے لئے دو نشستوں کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے باب تین میں صرف یہ دفعہ رکھی جانی چاہیئے کہ کوئی قانون قرآن کے خلاف نہ بنے گا سنت کو اس سے نکال دیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے علماء کے بورڈ بنانے کی تجویز کی مخالفت کی۔ اور کہا کہ اسلام کو صحیح رنگ میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد

بیگم جوناگڑھ کے خلاف اپیل کی سماعت ختم۔ عدالت نے فیصلہ محفوظ رکھا

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ سندھ چیف کورٹ کی ڈویژن بنچ کے سامنے جو مسٹر جسٹس ویلانی اور مسٹر محمد بخش میمن پر مشتمل تھی۔ بیگم جوناگڑھ منور جہاں کی سزا میں اضافے کی اپیل کی سماعت آج ختم ہوگئی۔ اور ججوں نے فیصلہ محفوظ رکھا۔ سیشن کورٹ نے بیگم جوناگڑھ کو "بانو کے مقدمۂ قتل" کی سماعت کے بعد ۶ ہزار روپے جرمانہ اور قید تا برخاست عدالت کی سزا دی تھی۔ انہیں جیوری نے متفقہ طور پر دفعہ ۳۲۵/۱۱۴ کے تحت مجرم قرار دیا تھا۔ استغاثہ کی طرف سے اس فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی گئی۔

آج استغاثہ کے وکیل مسٹر ایچ ڈی ریمنڈ نے اپنے دلائل ختم کر دیئے۔ وکیل صفائی مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا۔ کہ ان کی مؤکلہ کو بدنام کرنے کی غرض سے مقدمے میں من گھڑت قصے لائے گئے۔ اور اب پولیس نے انتقامی جذبے کے تحت یہ اپیل دائر کی ہے۔ اس لئے استغاثہ کو سزا میں اضافہ کی بجائے جرمانے کی سزا برقرار رکھنی چاہیئے۔

مقدمے کی سماعت آج صبح پھر شروع ہوئی تو استغاثہ کی طرف سے مسٹر ایچ۔ ڈی ریمنڈ نے اپنے دلائل جاری رکھے۔ اور متعدد سابقہ فیصلوں کے حوالے دیکر بتایا۔ کہ دفعہ ۳۲۵ کی سزا سات سال قید ہوتی ہے۔ انہوں نے بیگم کی سزا میں اضافے کی درخواست کرتے ہوئے کہا۔ کہ کسی شخص کو مجبور کر کے اس سے قتل کرانا بھی قتل کے برابر ہوتا ہے۔ مسٹر ریمنڈ نے اس کے بعد اپنے دلائل ختم کر دیئے۔

پنجابی صوبہ بن کر رہے گا

ماسٹر تارا سنگھ کی تقریر

جالندھر ۱۳ اکتوبر۔ پرسوں تقریباً ۴ بجے اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ ۲۵ سکھوں کے جتھے کے ساتھ جالندھر پہنچے۔ جتھے کا جلوس نکالا گیا۔ اور "پنجابی صوبہ لے کے رہیں گے" کے نعرے لگائے گئے۔ ماسٹر تارا سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کشمیر کے مسئلہ پر بھارت و پاکستان میں جنگ ہو کر رہے گی۔ انہوں نے کہا۔ کہ پنڈت نہرو یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ سکھ آزادی کا سانس لیں۔ لیکن پنجابی صوبہ بن کر رہے گا۔ ماسٹر تارا سنگھ یکم نومبر کو دہلی پہنچیں گے۔ ا

تقسیم کے بعد عمارتوں کی تعمیر کیلئے روپیہ کہاں سے آیا؟

سرکاری ملازمین سے جواب طلبی۔ حکومت پنجاب کا اقدام

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے تمام ایڈمنسٹریٹو سکرٹریوں۔ محکموں کے اعلیٰ افسروں اور ڈپٹی کمشنروں کو ایک سرکلر بھیجا ہے۔ جس میں ان سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ تقسیم کے بعد سرکاری ملازموں نے جتنی عمارتیں بنائی ہیں۔ ان کی تفصیل مہیا کی جائے۔ سرکلر میں سرکلر میں سرکاری ملازمین سے کہا گیا ہے کہ وہ حکومت کو مکمل تفصیلات مہیا کریں۔ کہ کتنا روپیہ ان عمارتوں پر خرچ ہوا۔ اور یہ روپیہ کہاں سے آیا؟ اور تقسیم کے بعد انہیں کتنی تنخواہ ملتی رہی؟

بھارت سے حصول کی منتقلی

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کی وزارت مہاجرین و بحالی نے ۲۲ ستمبر کو ایک پریس نوٹ میں عوام سے درخواست کی تھی۔ کہ وہ غیر متروکہ جو انٹ اسٹاک کمپنیوں۔ ڈیبنچروں، ضمانتوں میں لور ڈاکخانہ کے بیمے کے علاوہ جملہ اقسام کی بیمہ پالیسیوں میں اپنے ان حصص کے متعلق جو بھارت میں رہ گئے ہیں۔ نیز ان مشکلات کے متعلق جو انہیں ان کی منتقلی یا علیحدگی میں پیش آ رہی ہیں۔ وزارت مذکورہ کو مطلع کریں۔ اس اطلاع کی موصولی کی آخری تاریخ ۱۳ اکتوبر ۵۳ء مقرر کی گئی ہے۔

سیلون ۱۴ اکتوبر۔ لنکا کے نئے وزیر اعظم سر جان کوٹلاوالا نے اپنی کابینہ مرتب کر لی ہے۔ اس میں ایک وزیر کا اضافہ کیا گیا ہے۔

— (بقیہ صفحہ ۲) —

صداقت کا کلی شاہد ہے۔ آج "سادہ زندگی" کے فقدان سے صرف انفرادی طور پر ہی معاشی مشکلات نہیں بڑھیں۔ بلکہ اس کا مجموعی اثر قوموں اور ملکوں پر پڑتا ہے۔ اور بسا اوقات یہی چیز ملکی اور حکومتی انقلاب کا باعث بن جاتی ہے۔

سرمایہ داری اور اشتراکیت کی جنگ کی بڑی وجہ اسی سادہ زندگی کا نہ ہونا ہے۔ دنیا کی پیداوار اور دنیا میں موجود اشیاء کی تقسیم جب ہمدردی نسبت کی بجائے کم و بیش شروع ہو جاتی ہے۔ اور تعیش اور تکلف کی زندگی گزارنے والا انسان جب اپنی اصل ضرورت سے زائد چیز حاصل کرتا ہے۔ تو منطقی طور پر کوئی دوسرا شخص ضرور اس سے محروم رہتا ہے۔ اسی کا پھیلاؤ سرمایہ دار اور غریب کا احساس پیدا کرتا ہے۔ اور معاشرے میں ایک کشمکش کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ گو خوف طوالت سے ہم اس نقطہ کی زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتے۔ لیکن واضح ہے کہ افراد سے نکل کر یہی چیز پھر علاقوں اور ملکوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اسی سے عالمی امن کے تباہ ہونے کے اسباب پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

اگر آج پاکستان کی معاشی حالت کا سدھار مقصود ہے۔ تو لازماً ہمیں سادہ زندگی اختیار کرنی پڑے گی۔ اور انہی تفصیلات پر عمل کرنا ہوگا۔ جو حضور نے آج سے سولہ سال قبل تحریک جدید کے مطالبات کی شکل میں بیان فرمائی ہیں۔ اسی سے اسلامی معاشی نظام کی داغ بیل پڑے گی۔ اور یہی چیز ملک اور قوم کی مشکلات کا حل ہوگی۔

پاکستان اور امریکہ کے تعاون سے بھارت میں پریشانی۔ محمد علی کو نہرو کا مراسلہ

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار کراچی نے لکھا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ایک اور دفاعی معاہدے کے لئے زمین ہموار ہو رہی ہے۔ اگرچہ کراچی کے سرکاری حلقوں نے اس کی تردید کی ہے۔ لیکن امریکہ ترکیہ اور پاکستان اس محاذ کے لئے پوری سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ بھارت کو اس محاذ میں شریک نہیں کیا جائے گا۔ لیکن مصری معاملہ بالکل جداگانہ ہے جس نے مشرق وسطیٰ کے دفاعی محاذ میں شریک ہونے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ رکھی ہے۔ کہ نہر سویز سے برطانوی فوجوں کو نکال لیا جائے۔ امریکہ۔ مصر و برطانیہ کے درمیان سمجھوتہ کرانے کے متعلق جو دلچسپی لے رہا ہے۔ وہ اب ڈھکی چھپی بات نہیں۔ پاکستان بھی مصر و برطانیہ کے درمیان مصالحت کرانے کی پوری جدوجہد کر رہا ہے۔ اگر برطانیہ نہر سویز سے دستبردار ہونے پر آمادہ ہو گیا تو جنرل نجیب امریکہ کا ساتھ دینا مفید خیال کریں گے۔ لیکن یہ سوال اپنی جگہ پر قائم ہے کہ کیا مصر بھارت کے بغیر اس قسم کا کوئی معاہدہ کرے گا۔ نامہ نگار نے یہ بھی الزام لگایا ہے۔ کہ پاکستان میں امریکی اثر و نفوذ نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ پاکستان اور امریکہ کے درمیان دوستانہ تجارتی اور جہازرانی کے سلسلہ میں گذشتہ پانچ سال سے جو بات چیت جاری تھی۔ اس میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ پاکستان میں امریکہ کے اعلیٰ افسروں کے دوروں کی رفتار بھی تیز ہو گئی ہے۔ اور پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل ایوب خان واشنگٹن میں امریکہ کی نئی فوجی تکنیک کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

ترکیہ میں امریکی مشن کے ڈپٹی چیف ہنری واٹسن اور امریکی فضائیہ کے ایک اعلیٰ افسر گذشتہ ہفتہ کراچی آئے تھے۔ وہ یقیناً برج یا بلیرڈ کھیلنے نہیں آئے۔ جنرل محمد ایوب اور کرنل اسکندر مرزا کے حالیہ دورہ ترکیہ کا مقصد بھی یقیناً آب و ہوا کی تبدیلی نہیں تھا۔ اس معاہدہ کی راہ میں بھارت اور برطانیہ دو بڑی رکاوٹیں ہوں گی۔ بھارت اپنی فوجی اہمیت اور بین الاقوامی حیثیت کے اعتبار سے اور برطانیہ اس لحاظ سے کہ بحیرہ روم سے اس کے زبردست مفادات وابستہ ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک میں اس کی مخالفت بڑھتی جا رہی ہے۔ امریکہ ممکن ہے بھارت کو ناراض کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اس لئے کہ ابھی تک کشمیر کا مسئلہ طے نہیں ہوا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ پاکستان۔ فلپائن۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی طرح امریکہ سے باہمی فوجی معاہدہ کرلے گا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ پاکستان و امریکہ کے درمیان زیادہ مستحکم فوجی اتحاد قائم ہو جائے۔ پاکستان اور امریکہ کے اتحاد پر زور دینے والے سنکیانگ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ سنکیانگ میں جو ہوائی مراکز اور دوسرے فوجی اڈے قائم کئے گئے۔ ان سے خطرے کا امکان ہے۔ امریکہ زدہ پاکستانی یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ اگر پاکستان کمیونزم کے اثر میں آگیا۔ تو اس سے بھارت کے لئے زبردست خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ بنا بریں بھارت کو اس معاہدہ کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

بھارت میں کھلبلی:۔ بھارتی اخباروں کا بیان ہے۔ کہ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے ایک خط کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ طے نہ پا جائے۔ یا بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ نہ کرنے کا معاہدہ نہ ہو جائے۔ پاکستان کسی دفاعی معاہدہ میں شرکت نہ کرے۔ اگر اس نے شرکت کی۔ تو بھارت اسے اپنے خلاف مخالفانہ فعل تصور کرے گا۔ بھارت کے ذمہ دار حلقوں نے امریکی رسالہ "وائلڈ نیوز" کی اس اطلاع کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ امریکہ نے پاکستان کو ۲۵ کروڑ ڈالر سالانہ کی جنگی امداد دینا منظور کر لیا ہے۔ اور اسی سلسلے میں پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب اور وزارت دفاع کے سکرٹری کرنل اسکندر مرزا کا مشرق وسطیٰ اور امریکہ کا دورہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ بھارتی اخباروں کا بیان ہے کہ پنڈت نہرو نے ان اطلاعات کے پیش نظر مسٹر محمد علی سے پاکستان کی پوزیشن واضح کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ غیر جارحانہ معاہدہ کرلے۔ تاکہ باہمی شکوک رفع ہو جائیں۔

موسمی خرابی سے برطانوی ایٹمی آزمائش ملتوی

سڈنی (آسٹریلیا) ۱۳ اکتوبر۔ کل برطانوی ایٹم بموں کی آزمائش کا سلسلہ جو کہ وسطی آسٹریلیا میں شروع ہو رہا تھا۔ جو موسمی خرابی کی وجہ سے دوبارہ ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اب کے دو بہت بڑے اور متعدد چھوٹے چھوٹے دھماکوں کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔

کولمبو منصوبہ کی کمیٹی میں چوہدری محمد علی کی تقریر

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خزانہ چوہدری محمد علی نے آج کولمبو منصوبے کی مشاورتی کونسل کی وزارتی کمیٹی کے پانچویں جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب تک جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا میں لوگوں کا معیار زندگی بلند نہیں کیا جائے گا۔ اس علاقے میں مصائب کا خاتمہ ناممکن ہے۔ پنڈت نہرو نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانفرنس کو فلسفے اور سیاست کی اونچی اونچی باتیں کرنے کی بجائے اس علاقے کے لوگوں کو بھوک سے نجات دلانے پر توجہ دینی چاہیئے۔